کا ہے، اگر وہ عہد غیر مشروط اطاعت کا ہے تو یہ ہر لحاظ سے ایک غیر اسلامی فعل ہے۔ لیکن اگر صرف ان باتوں کا ماننا جو ایک شخص کے ضمیر، تصور اور ذاتی معتقدات سے نہ ٹکراتے ہوں تو اس میں کوئی قباحت اس کے سوا نہیں ہے کہ یہ عہد بھی ایک ایسے نظام کا حصہ ہے جس کی اصلاح، نظام میں نفوذ کے بغیر نہیں ہوسکتی۔ اسے بہ اکراہ ماننا ہوگا اور قانونی اداروں کے ذریعے اس کی تبدیلی کے لیے جدوجہد کرنا ہوگی۔

مسلمانوں کے لیے بہتر شکل یہی ہے کہ ان کی اپنی سیاسی پارٹی ہو۔ لیکن اگر ایسا ممکن نہ ہو تو پھر جس سیاسی پارٹی میں زیادہ رواداری اور اُمتِ مسلمہ کے مفادات کے تحفظ کا امکان زیادہ ہو، اسے اختیار کرنا افضل ہوگا۔ ایک سے زائد پارٹیوں میں شرکت اگر مسلمانوں کے مفادات کے تحفظ کے لیے بہتر ہو تو اس میں بھی کوئی قباحت محسوس نہیں کرنی چاہیے، واللہ اعلم بالصواب۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

فی سبیل اللہ کی مد

س: زکوٰۃ کے مصارف میں فی سبیل اللہ کی مد سے کیا مراد ہے؟

ج: تیر و تلوار کی طرح قلم اور زبان سے بھی جہاد ہوتا ہے۔ جہاد کبھی فکری ہوتا ہے، کبھی تربیتی، کبھی اقتصادی اور کبھی سیاسی، بالکل اسی طرح جس طرح عسکری جہاد ہوتا ہے۔ بہرحال ہر نوع کے جہاد کے لیے امداد اور سرمایے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اہم ترین چیز یہ ہے کہ ان سب میں بنیادی شرط پائی جاتی ہو اور وہ ہے فی سبیل اللہ۔ یعنی ان تمام کوششوں کا مقصد اسلام کی نصرت اور زمین پر اللہ کے کلمے کی سربلندی ہو۔ بلکہ میری رائے میں تو فکری جہاد جس میں دعوتی ذرائع ابلاغ کے اداروں کا قیام بھی شامل ہے، کبھی کبھار فوجی جہاد سے بھی اولیٰ ہو جاتا ہے۔

اگرچہ مذاہب اربعہ کے قدیم فقہا کی اکثریت نے زکوٰۃ کی اس مد کو غازیوں کو ساز و سامان سے مسلح کرنے کے لیے مخصوص کیا ہے جیسے گھوڑے، جنگی اسلحہ اور سواری وغیرہ مہیا کرنا، لیکن ہم اس میں اپنے زمانے کی ضرورت کے لحاظ سے اضافہ کرسکتے ہیں اور وہ غازی بھی اس میں شامل کرسکتے

ہیں جو قلوب و اذہان کو اسلامی تعلیمات سے روشن کرنے کے لیے اور اسلام کی طرف دعوت دینے کے لیے اپنی کوششیں صرف کرتے ہیں اور اپنی زبانیں اور قلم، عقائدِ اسلام اور شریعتِ اسلامیہ کے دفاع کے لیے وقف کیے رکھتے ہیں۔ جہاد کی یہ قسم بھی احادیث سے ثابت ہے جیسا کہ حضورؐ کا ارشادِ گرامی ہے: جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنا افضل جہاد ہے۔

جہاد کی جن اقسام کا ہم نے ذکر کیا ہے اگر یہ بطور نص جہاد میں شامل نہ بھی ہوں تو قیاساً انھیں جہاد کے زمرے میں شامل کیا جاسکتا ہے کیوں کہ دونوں کا مقصد غلبۂ اسلام، شریعت اسلامیہ کا دفاع، دین کے دشمنوں کی مزاحمت اور اللہ کے کلمے کو زمین میں غالب کرنا ہے، بلکہ فی سبیل اللہ کی مد کو اس دور میں، ثقافت، تربیت اور ذرائع ابلاغ میں صرف کرنا اولیٰ ہے۔ بشرطیکہ یہ صحیح اور اسلامی ہوں۔ مثلاً خالص اسلامی اخبار جاری کرنا جو کہ گمراہ کن صحیفوں کا پوری طرح مقابلہ کرسکے اور اللہ کا کلمہ بلند کرسکے، حق و انصاف کی بات کرسکے، اسلام کے خلاف افترا پردازوں کا ردّ کرسکے۔ گمراہ لوگوں کے شکوک وشبہات کو رفع کرسکے اور دین کی صحیح تعلیمات بغیر کسی حذف واضافہ کے ٹھیک ٹھیک لوگوں تک پہنچا سکے۔ ایک اسلامی کتاب کی طباعت بھی فی سبیل اللہ کی مد میں شامل ہے جو اچھے طریقے سے اسلام کا تعارف پیش کرسکے اور اسلام کے جوہر کو دنیا کے سامنے نمایاں کرسکے، اس کی تعلیمات کے حسن و جمال کو نمایاں اور مخالفین کے باطل دعووں کو جھوٹا کرسکے۔ انھی صفات کی حامل کتاب کو ری پرنٹ کرکے وسیع پیمانے پر پھیلانا بھی اس مد میں شامل ہے [اسی طرح فلم بنانا بھی]۔

ایسے امانت دار اور مخلص لوگوں کو مذکورہ کاموں کے لیے فارغ کرنا بھی جہاد فی سبیل اللہ کی مد میں شامل ہے جو اس دین کی خدمت کے لیے منصوبہ بندی کرسکیں اور چاردانگ عالم میں اسے پھیلا سکیں، دشمن کی چالوں کا توڑ کرسکیں، اسلام کے سوئے ہوئے بیٹوں کو بیدار کرسکیں اور نصرانیت، لادینیت، اباحیت اور سیکولرازم کا مقابلہ کرسکیں۔ ان اسلامی داعیوں کی معاونت کرنا جن کے خلاف خارج کی اسلام دشمن طاقتیں مقامی سرکش اور دین اسلام کے باغیوں کی مدد سے سازشوں میں مصروف ہیں، یہ بھی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ مذکورہ متعدّد مدات میں زکوٰۃ اور صدقات صرف کرنا بدرجۂ اولیٰ ہے خاص طور پر اسلام کی اجنبیت کے اس زمانے میں۔ (علامہ یوسف قرضاوی، ترجمہ: طارق محمود زبیری۔ المجتمع، کویت، شمارہ ۱۶۸۵، ۲۷ جنوری ۲۰۰۶ء)